صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 22۔ اگست 2015ء 6 ذیقعد 1436 ہجری 22 ظہور 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 191

نیتوں کے مطابق

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ایک لشکر کعبہ پر حملہ کرے گا مگر اسے اول سے آخر تک زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا کہ ان لوگوں میں تاجر وغیرہ بھی ہوں گے جو حملہ کیلئے نہیں آئے تو فرمایا ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور پھر ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائیگا۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب ماذکر فی الاسواق حدیث نمبر 1975)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

’’اللہ تعالیٰ مومن کی نیت پر بھی ثواب دیتا ہے لیکن اس نے ہمیں کہیں نہیں بتایا کہ انسان کی خالی خواہشات پر ثواب ملتا ہے اور جہاں تک تحریک جدید کے وعدوں اور ان کی وصولی کا سوال ہے، نیت اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب کوئی شخص اپنا وعدہ لکھوا دیتا ہے اور پھر دل میں پختہ عہد کر لیتا ہے کہ وہ موعودہ رقم تحریک جدید میں دے گا لیکن جو دوست وعدے لکھوانے میں پندرہ دن، ایک ماہ یا دو ماہ سستی سے کام لیتے ہیں وہ اس عرصہ میں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل کے ایک حصہ سے محروم کر رہے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا جو فضل وہ پندرہ دن ایک ماہ یا دو ماہ بعد میں لینا شروع کرتے ہیں اس فضل کے وارث وہ پندرہ دن، ایک ماہ یا دو ماہ پہلے کیوں نہیں بنتے۔ پس اگر وہ اس طرف توجہ نہیں کرتے تو وہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔

پھر اپنا **دوسرا نقصان** وہ یہ کرتے ہیں کہ انسان کی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اسے کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ اس نے کب اس دنیا سے رخصت ہو جانا ہے۔ زندگی اور موت کا مسئلہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ بعض اوقات ایک انسان چنگا بھلا ہوتا ہے وہ ہنستا کھیلتا ہوتا ہے لیکن ایک سیکنڈ کے بعد وفات پا جاتا ہے۔ اگر آپ تحریک جدید کے وعدے لکھوانے میں سستی سے کام لیتے ہیں تو کتنا خطرہ مول لے رہے ہیں۔ آپ کو کیا معلوم کہ اس عرصہ میں آپ نے زندہ رہنا ہے یا وفات پا جانا ہے۔ اگر آپ اس عرصہ میں وفات پا گئے تو اُخروی زندگی میں جو ثواب اس چندہ کے دینے کی نیت سے حاصل ہو سکتا ہے اس سے محروم ہو گئے۔

تیسرا نقصان جو وعدے جلد نہ لکھوانے کی وجہ سے آپ کو پہنچتا ہے یہ ہے کہ اگر اس سال مثلاً وعدے لکھوانے کی تاریخ 28 فروری ہو اور اس تاریخ تک جیسا کہ دفتر کا معمول ہے دفتر والے خطوط کے ذریعہ پھر رسالوں اور اخباروں میں مضامین لکھ کر یا گشتی چٹھیوں کے ذریعہ آپ کو اس طرف متوجہ کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود دوست اس تاریخ تک اپنے وعدے نہیں لکھواتے۔ انہیں یاد دہانی کرانے پر دفتر جو زائد اخراجات برداشت کرے گا وہ بہرحال ناواجب ہوں گے اور ایسے اخراجات کی ذمہ داری ان لوگوں پر ہو گی جنہوں نے مقررہ تاریخ تک اپنے وعدے نہیں لکھوائے۔ فرض کرو یہ زائد خرچ کل وعدوں کا دو فیصدی ہے تو اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ سَو روپے کے ثواب کی بجائے وعدہ دیر سے لکھوانے والے کو دو کم سو کا ثواب نہ دے، کیونکہ دو روپے کا زائد خرچ محض اس کی سستی کی وجہ سے مرکز نے برداشت کیا ہے شاید اللہ تعالیٰ یہ کہے کہ تمہاری وجہ سے سلسلہ کو دو روپے کا نقصان ہوا ہے، اس لئے ہم تمہارے ثواب سے اسی قدر کم کر دیتے ہیں غرض دفتر کو جو زائد اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں، وہ محض آپ کی سستی کی وجہ سے برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اگر آپ وقت مقررہ میں وعدے لکھوا دیں اور پھر جلد رقم ادا کر دیں تو دفتر ان زائد اخراجات سے بچ جاتا ہے۔

چوتھا نقصان آپ کو اور سلسلہ کو یہ اُٹھانا پڑتا ہے کہ اگر آپ وعدہ لکھوانے میں سست ہیں تو چاہے بعد میں آپ اپنا وعدہ لکھوا بھی دیں اور اس میں زیادتی بھی کر دیں تب بھی ان مزید اخراجات کی وجہ سے جو دفتر برداشت کرے گا بہت سے ضروری کاموں میں زائد اور ناواجب اخراجات کسی حد تک ہوں کمی کرنی پڑتی ہے کیونکہ آپ نے کل رقم میں سے جس سے یہ کام کئے جانے تھے کچھ روپیہ زبردستی نکال لیا اور ڈاک اور یاد دہانی کے دوسرے ذرائع پر ضائع کر دیا۔ اس نقصان کے آپ ذمہ دار ہیں۔

اور ’’آپ‘‘ سے مراد میری ان لوگوں سے ہے جو وعدہ بھی لکھواتے ہیں اور رقوم بھی ادا کرتے ہیں اور بڑی بشاشت کے ساتھ ادا کرتے ہیں (اللہ تعالیٰ انہیں اس کا ثواب عطا فرمائے) لیکن اپنی سستی کی وجہ سے وہ نقصان اُٹھا لیتے ہیں اور میرا فرض ہے کہ میں اس قسم کے لوگوں کو ان کی سستیوں کی طرف توجہ دلاؤں تا ثواب کے سلسلہ میں انہیں ایک دھیلے کا گھاٹا بھی نہ اُٹھانا پڑے۔

پانچواں نقصان جو جماعت اور سلسلہ کو محض آپ کی سستی کی وجہ سے برداشت کرنا پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ وکالت مال کو مثلاً 28 فروری تک وعدے لکھوانے کے لئے کوشش اور جدوجہد کرنی پڑے گی اور جماعتوں کو اس طرف توجہ دلانی پڑے گی۔ اب اگر 28 فروری تک اس کی تگ و دَو اور کوشش کے نتیجہ میں سارے دوست اپنے اپنے وعدے لکھوا دیں تو اس تاریخ کے بعد وکالتِ مال دوسرے کاموں کی طرف متوجہ ہو سکے گی اور اسے کوئی پریشانی نہیں ہو گی لیکن اگر آپ مقررہ میعاد کے اندر اپنے وعدے نہیں لکھوائیں گے تو آپ کی سستی کے نتیجہ میں کام کرنے والوں کو پریشانی ہو گی اور آپ میں سے کوئی بھی یہ پسند نہیں کرے گا کہ اس کی وجہ سے ان واقفین زندگی کو جو مرکز میں بیٹھ کر خدمتِ دین بجا لا رہے ہیں کسی قسم کی پریشانی اُٹھانا پڑے اور میں نے آپ کو بتایا ہے کہ آپ لوگوں کی سستی کی وجہ سے مرکز میں کام کرنے والوں کو بہرحال پریشانی اُٹھانا پڑتی ہے۔ آپ انہیں اس پریشانی سے بچا لیں اور اپنے وعدے مقررہ تاریخ کے اندر لکھوا دیں۔‘‘

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 145)

پریس ریلیز

مکرم اکرام اللہ صاحب

تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان

راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے

ملک بھر میں احمدیوں کے خلاف کیا جانے والا بے بنیاد پراپیگنڈہ معصوم احمدیوں کی زندگی کا گلا گھونٹ رہا ہے

مکرم سلیم الدین صاحب ترجمان جماعت احمدیہ

احباب جماعت کو بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے علاقے تونسہ میں مذہبی منافرت کی بنا پر 37 سالہ احمدی نوجوان مکرم اکرام اللہ صاحب کو مورخہ 19/اگست 2015ء کو رات 8 بجے راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔

تفصیلات کے مطابق دو موٹر سائیکلوں پر چار نامعلوم افراد آئے اور اپنے میڈیکل سٹور پر موجود اکرام اللہ صاحب پر فائرنگ کر دی۔ ان کو پانچ گولیاں لگیں جن میں سے ایک نے سر کو نشانہ بنایا جس سے وہ موقع پر جاں بحق ہو گئے۔

مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے مورخہ 20/اگست کو بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں امانتاً تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے لواحقین میں ضعیف والدہ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اور بیوہ مکرمہ فوزیہ یاسمین خان صاحبہ بنت مکرم سردار نبی بخش خان صاحب ڈیرہ غازیخان کے علاوہ ایک بیٹی رافعہ مریم بعمر 5 سال اور ڈیڑھ سال کے بیٹے کاشف اکرام کو سوگوار چھوڑا ہے۔ اکرام اللہ صاحب ایک فعال احمدی تھے اور ایک شریف النفس انسان تھے۔ ان کی کسی سے

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 24 جولائی 2015ء

س: حافظ احمد اللہ خان کی بیٹی زینب کی شادی کی تفصیل بیان کریں؟

ج: فرمایا! 1908ء کے شروع میں حافظ احمد اللہ خان صاحب مرحوم کی دولڑکیوں کی شادی کی تجویز ہوئی جن میں سے بڑی کا نام زینب اور چھوٹی کا نام کلثوم تھا۔ زینب کے متعلق اور بھی بعض لوگوں کی خواہش تھی چنانچہ ایک رشتہ شیخ عبدالرحمٰن مصری صاحب کی طرف سے بھی آیا ہوا تھا حضرت مسیح موعود نے ان کی شادی مصری صاحب سے ناپسند کی۔ لیکن حسب عادت جس طرح زور دیا کرتے تھے زیادہ زور نہیں دیا۔ انہی دنوں حضرت مسیح موعود کو یہ الہام ہوا کہ **لا تقتلوا زینب** ۔ کہ زینب کو ہلاک مت کرو۔ حافظ احمد اللہ صاحب مرحوم نے دوسرے شخص کو کسی نہ کسی وجہ سے ناپسند کیا اور یہ خیال کیا کہ اس الہام کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کا مشورہ غلط ہے وہاں شادی نہ کی جائے بلکہ مصری صاحب سے شادی کی جائے اور خیال کیا کہ حضرت مسیح موعود کی رائے کو الہام نے ردّ کر دیا ہے۔ (یعنی یہ جو الہام تھا **لا تقتلوا زینب** ۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ جو مشورہ حضرت مسیح موعود کا ہے وہ اللہ کو پسند نہیں آیا بلکہ دوسرا رشتہ جو جس کے خلاف تھا وہ پسند آیا۔ بہر حال انہوں نے اپنی اس بیٹی کی شادی مصری صاحب سے کر دی) چنانچہ یہ الہام 9 فروری 1908ء کو ہوا اور 17 فروری 1908ء کو شیخ مصری صاحب کا نکاح زینب سے کر دیا گیا اور یہ تاریخ اس طرح محفوظ رہی۔

(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 579)

س: شیخ عبدالرحمٰن مصری کے علیحدہ ہونے پر پیر منظور محمد صاحب نے حضرت مصلح موعود کو کیا لکھا؟

ج: فرمایا! جب مصری صاحب جماعت سے علیحدہ ہوئے ہیں تو پیر منظور محمد صاحب نے حضرت مصلح موعود کو لکھا کہ میرے سامنے حضرت مسیح موعود نے حافظ احمد اللہ صاحب کو کہا تھا کہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب سے شادی نہ کی جائے مگر جب حافظ صاحب نے اس بات کو نہ مانا اور اسی جگہ لڑکی کی شادی کر دی تو مجھے سخت غصہ آیا۔ اور میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ حضور خدا تعالیٰ کے مامور ہیں اور خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ جب مامور ایک بات کہہ دے تو تمام مؤمنوں کو چاہئے کہ اس پر عمل کریں مگر حافظ احمد اللہ صاحب نے حضور کی نافرمانی کی ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ بات تو آپ نے جو کہی ہے یہ ٹھیک ہے مگر ایسے معاملات میں میں دخل نہیں دیا کرتا۔

(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 577)

س: منشی قدرت اللہ کے خط کی تفصیل بیان کریں؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ دوسرے دن کی ہی ڈاک میں مجھے ایک خط ملا۔ جس میں منشی قدرت اللہ صاحب سنوری نے لکھا تھا کہ 1915ء میں جب میں قادیان آیا تو اس وقت مجھے کسی دوست سے قرآن پڑھنے کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ میں نے حافظ احمد اللہ صاحب سے قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا۔ ایک دن باتوں باتوں میں انہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ حضرت مسیح موعود نے مجھے اپنی لڑکی زینب کا رشتہ کسی اور شخص سے کرنے کا کہا تھا مگر انہی دنوں آپ پر یہ الہام نازل ہوا کہ **لا تقتلوا زینب** ۔ جس سے میں نے غلطی سے یہ سمجھا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی رائے صحیح نہیں اور میں نے شیخ مصری صاحب سے رشتہ کر دیا مگر اب شیخ مصری مجھے بہت سخت تنگ کرتا ہے اور اس نے مجھے بڑی بڑی تکلیفیں پہنچانی شروع کر دیں جس سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضرت مسیح موعود کا حکم نہ ماننے کا نتیجہ ہے چنانچہ مجھے بھی یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول کے زمانے میں شیخ مصری صاحب نے بازار میں اپنے خسر کو مارا۔

(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 580)

س: شیخ عبدالرحمان صاحب ''مصری'' کیسے بنے نیز ان کے فتنہ سے جماعت کیسے محفوظ رہی؟

ج: فرمایا! شیخ عبدالرحمٰن صاحب نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی جیسا کہ ظاہر ہے۔ پڑھے لکھے تھے۔ پھر یہ مصر گئے اور ان کو مصر بھیجنے کا خرچ بھی حضرت مصلح موعود اور چوہدری نصر اللہ خان صاحب نے دیا۔ مصر جانے کی وجہ سے شیخ مصری کہلانے کا بھی ذریعہ بنا۔ اس وجہ سے ان کو شیخ مصری کہا جاتا تھا۔ حضرت مصلح موعود سے انہوں نے اختلاف کیا اور اختلاف کی وجہ سے آپ کے خلاف بہت کچھ کہنے لگے۔ جماعت میں فتنے کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے بعض احباب کو انفرادی طور پر بھی ان کی حالت کے بارے میں رؤیا میں بتا دیا کہ ان کی حالت کیسی ہے۔ مصری صاحب کے جماعت میں مقام کا اندازہ اس سے لگائیں کہ حضرت مصلح موعود کو کسی نے لکھا کہ جب اتنے بڑے بڑے آدمیوں کا ایمان ضائع ہو گیا تو ہمارا ایمان کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اس پر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں میں نے ان کو لکھا کہ بڑائی کا فیصلہ کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے آپ کا نہیں ہے جب خدا تعالیٰ نے اپنے عمل سے انہیں جماعت سے علیحدہ کر دیا ہے جن کو آپ بڑا سمجھتے تھے اور آپ کو جماعت میں رکھا تو ثابت ہوا کہ بڑے آپ ہیں وہ نہیں۔ بہر حال جب تک مصری صاحب جماعت میں تھے بڑے اہم سمجھے جاتے تھے اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی حیثیت نہیں ہے۔

س: حضرت مصلح موعود نے اس واقعہ سے کیا نتیجہ اخذ فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود نے یہ بھی نتیجہ نکالا اور یہ نتیجہ بڑا ظاہر نکلتا ہے کہ حافظ صاحب اگر حضرت مسیح موعود کی بات مان کر اپنی بیٹی زینب مصری صاحب کے نکاح میں نہ دیتے تو اس کا ایمان ضائع نہ ہوتا۔ پس مامور کی باتوں پر عمل کرنا مؤمنوں کا فرض ہے اور اس کو سمجھنا چاہئے اور اپنی توجیہ کرنے کی بجائے لفظاً عمل کیا جائے تو ایمان ضائع نہیں ہوتا۔

س: ایک سکھ نے حضرت مسیح موعود کی طرز زندگی کی بابت کیا بیان کیا؟

ج: فرمایا! ایک سکھ میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرے والد ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے پاس گئے اور کہنے لگے سنا ہے آپ کا ایک اور بیٹا بھی ہے وہ کہاں ہے۔ انہوں نے کہا وہ تو سارا دن بیت میں پڑا رہتا ہے اور قرآن پڑھتا رہتا ہے مجھے اس کا بڑا فکر ہے۔ وہ کھائے گا کہاں سے۔ تم اس کے پاس جاؤ اور اس کو کہو کہ دنیا کا بھی کچھ فکر کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ کوئی نوکری کر لے لیکن جب میں اس کیلئے کسی نوکری کا انتظام کرتا ہوں وہ انکار کر دیتا ہے۔ چنانچہ میرے والد (سکھ کے والد) اور بڑے مرزا صاحب کی بات ان کو پہنچائی۔ وہ کہنے لگے (یعنی حضرت مسیح موعود) کہ میرے والد صاحب کو تو یونہی فکر لگی ہوئی ہے میں نے دنیا کی نوکریوں کا کیا کرنا ہے۔ آپ ان کے پاس جائیں اور کہیں کہ میں نے جس کا نوکر ہونا تھا ہو گیا ہوں مجھے آدمیوں کی نوکریوں کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ اس سکھ پر اس بات کا اتنا اثر تھا کہ وہ جب بھی آپ کا ذکر کرتا اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے۔ حضرت مسیح موعود بالکل خلوت نشین تھے اور جو لوگ آپ کے واقف تھے ان پر آپ کی عبادت اور زہد کا اتنا اثر تھا کہ باوجود سکھ ہونے کے آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کے مزار پر یہ لوگ آتے تھے۔

(الفضل 30 مئی 1959ء صفحہ 4)

س: حضور انور نے مولوی محمد حسین بٹالوی اور ان کے بیٹے کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب حضرت مسیح موعود کے دوست تھے۔ آپ کے دعوے کے بعد انہوں نے کہا کہ میں نے ہی اس شخص کو بڑھایا ہے اور اب میں ہی گراؤں گا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے نام کو تو مٹا دیا اور حضرت مسیح موعود کے نام کو دنیا میں پھیلا دیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب کا ایک بیٹا آریہ ہو گیا میں نے اسے قادیان بلایا اور اسے دوبارہ واپس لایا۔ مولوی محمد حسین صاحب نے اس بات پر شکریہ کا خط بھی مجھے لکھا۔

(الفضل 30 مئی 1954ء)

س: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی قادیان میں ابتدائی خدمات بیان کریں؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول کو اللہ تعالیٰ نے ایک اعلیٰ درجے کی ملازمت عطا فرمائی تھی۔ وہ ختم ہوئی تو آپ نے اپنے وطن میں پریکٹس شروع کی۔ وہاں آپ کی بہت شہرت تھی۔ آپ کا وطن بھیرہ سرگودھا کے ضلع میں ہے جہاں بڑے بڑے زمیندار ہیں اور ان میں سے اکثر آپ کے بڑے معتقد تھے۔ پس وہاں کام چلنے کا خوب امکان تھا لیکن آپ حضرت مسیح موعود سے ملنے قادیان آئے۔ چند روز بعد جب واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ دنیا کا آپ بہت کچھ دیکھ چکے اب یہیں آ بیٹھئے۔ آپ نے اس ارشاد پر عمل کیا۔ ایسا عمل کیا کہ خود سامان لینے بھی واپس نہ گئے بلکہ دوسرے آدمی کو بھیج کر سامان منگوایا۔ اس زمانے میں یہاں پریکٹس چلنے کی کوئی امید ہی نہ تھی بلکہ یہاں تو ایک پیسہ دینے کی حیثیت والا بھی کوئی نہ تھا مگر آپ نے کسی بات کی پرواہ نہیں کی پھر بھی آپ کی شہرت ایسی تھی کہ باہر سے مریض آپ کے پاس پہنچ جاتے تھے اور اس طرح کوئی نہ کوئی صورت آمد کی پیدا ہو جاتی تھی مگر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی قربانی ایسے رنگ کی تھی کہ کوئی آمد کا احتمال بھی نہ تھا نہ کہیں سے کسی فیس کی امید تھی نہ کوئی تنخواہ تھی اور نہ وظیفہ۔ کسی طرف سے کسی آمد کا کوئی ذریعہ نہ تھا مگر وہ حضرت مسیح موعود کے سیکرٹری کے طور پر کام کرتے تھے۔ اس وقت جتنے کام تمام جماعتی ادارے کر رہے ہیں۔ یہ سب وہ اکیلے کیا کرتے تھے حالانکہ گزارے کی کوئی صورت نہ تھی اور یہ بھی وادئ غیر ذی زرع میں جان قربان کرنے والی بات ہے۔ پس یہ نمونے ہیں ہمارے بزرگوں کے جن پر واقفین زندگی کو بھی وقتاً فوقتاً اپنے سامنے رکھتے ہوئے غور کرنا چاہئے۔

(خطبات محمود جلد دوم صفحہ 260)

س: حضرت مسیح موعود کی حضرت مولوی عبد الکرم صاحب سے محبت کے بارہ میں حضرت مصلح موعود نے کیا بیان فرمایا؟

ج: حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود سے خاص عشق تھا اور حضرت مسیح موعود کو بھی آپ سے ویسی ہی محبت تھی۔ حضرت مسیح موعود کا طریق تھا کہ مغرب کی نماز کے بعد ہمیشہ بیٹھ کر باتیں کرتے لیکن مولوی صاحب کی وفات کے بعد آپ نے ایسا کرنا چھوڑ دیا۔ کسی نے عرض کیا کہ حضور اب بیٹھتے نہیں؟ تو فرمایا کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی جگہ کو خالی دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے حالانکہ کون ہے جو حضرت مسیح موعود سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو حی اور دوبارہ زندگی دینے والا یقین کرتا ہو۔ پس یہ یکطرفہ عشق

باقی صفحہ 8 پر

مکرم محمد فاتح ملک صاحب

ہمارے جلسے۔ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور

مختلف زبانوں میں صداقت کا پرچار اور عالم احمدیت

حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں کا ایک واقعہ بائیل میں بیان ہوا ہے۔اس میں ذکر ہے کہ ایک عید پنٹکسٹ (Pentecost) کے دن جب سب یہودی جمع تھے تو روح القدس کے اثر کے نتیجہ میں حواریوں نے ان سے خطاب کیا تو ہر یہودی اس خطاب کو اپنی زبان میں سمجھنے لگ گیا۔اس واقعہ کا ذکر بائیبل میں ان الفاظ میں درج ہے:

جب عید پنٹکست کا دن آیا تو وہ سب ایک جگہ جمع تھے۔کہ یکایک آسمان سے ایسی آواز آئی جیسے زور کی آندھی کا سناٹا ہوتا ہے اور اس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے گونج گیا اور انہیں آگ کے شعلہ کی سی پھٹتی ہوئی زبانیں دکھائی دیں اور ان میں سے ہر ایک پر آ ٹھہریں اور وہ سب روح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح روح نے انہیں بولنے کی طاقت بخشی اور ہر قوم میں سے جو آسمان کے تلے ہے خدا ترس یہودی یروشلیم میں رہتے تھے۔جب یہ آواز آئی تو بھیڑ لگ گئی اور لوگ دنگ ہو گئے کیونکہ ہر ایک کو یہی سنائی دیتا تھا کہ یہ میری ہی بولی بول رہے ہیں اور سب حیران اور متعجب ہو کر کہنے لگے دیکھو۔ یہ بولنے والے کیا سب گلیلی نہیں؟۔ پھر کیونکر ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے وطن کی بولی سنتا ہے؟ حالانکہ ہم پارتھی اور مادی اور عیلامی اور مسوپتامیہ اور یہودیہ اور کپّرکیہ اور پنطس اور آسیہ۔اور فروگیہ اور پمفیلیہ اور مصر اور لبوآ کے علاقہ کے رہنے والے ہیں جو کرینے کی طرف ہے اور رومی مسافر خواہ یہودی خواہ ان کے مرید اور کریتی اور عرب ہیں۔مگر اپنی اپنی زبان میں ان سے خدا کے بڑے بڑے کاموں کا بیان سنتے ہیں۔اور سب حیران ہوئے اور گھبرا کر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے؟ اور بعض نے ٹھٹھا کر کے کہا کہ یہ تو تازہ مَے کے نشہ میں ہیں۔ (اعمال باب 2 آیت 1 تا 13)

حضرت مصلح موعود اسی واقعہ کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح ناصری کے متعلق آتا ہے۔ان کے حواریوں کے متعلق پیشگوئی تھی۔کہ وہ غیر زبانوں میں تقریریں کریں گے۔ چنانچہ لکھا ہے (اعمال باب 2) کہ حضرت مسیح کہ واقعہ صلیب کے بعد ایک موقعہ پر جب مختلف علاقوں کے یہودی آئے حضرت مسیح ناصری کے حواریوں نے ان کے سامنے مختلف زبانوں میں تقریریں کیں۔ مجھے اس کے متعلق نہایت تعجب آتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ اس بات کو غلط طور پر سمجھا گیا ہے۔ عام طور پر عیسائی بھی اسی طرح پیش کرتے ہیں اور اسی طرح سمجھا جاتا ہے کہ حواری غیر زبانوں میں باتیں کرتے تھے۔حالانکہ اسی واقعہ سے ثابت ہے کہ وہ غیر زبانوں میں نہیں بلکہ یہودیوں کی مختلف زبانوں میں باتیں کرتے تھے کیونکہ لکھا ہے کہ یہودی مختلف علاقوں سے آئے تھے ان کے سامنے انہوں نے مختلف زبانوں میں تقریریں کیں اور وہ ان زبانوں کو سمجھتے تھے لیکن اگر غیر زبانوں میں تقریریں ہوتیں تو پھر یہودی کس طرح سمجھ سکتے تھے۔ حقیقت یہی ہے کہ یہودی قبیلوں میں جس طرح باتیں کی جاتی تھیں اسی طرز میں حواریوں نے تقریریں کیں۔اور وہ بھی غلط تھیں۔ کیونکہ لکھا ہے کہ یہودی ہنستے اور کہتے تھے کہ تقریر کرنے والے شراب کے نشہ میں مست ہو رہے ہیں۔اب اگر کوئی فرانسیسی زبان میں اعلیٰ طور پر تقریر کرے تو کیا اسے کہا جائے گا کہ یہ شراب میں بدمست ہے؟ اس کے یہ کہنے کا یہی مطلب تھا کہ حواری غلط بولتے تھے۔ انہیں دوسرے قبیلوں کی زبانیں اچھی طرح نہ آتی تھیں۔لیکن ان میں جوش تبلیغ اتنا تھا کہ جس جس قبیلہ کے لوگ وہاں جمع تھے اسی کی زبان میں تقریریں کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔اور جب وہ کوئی لفظ غلط بولتے تو سننے والے ان کی زبان پر ہنستے تھے۔جیسے اب بھی جس وقت کسی کے منہ سے کوئی ایسا لفظ نکل گیا۔ جو غلط تھا تو لوگ اس پر ہنس پڑتے تھے۔

(الفضل قادیان 2 فروری 1926ء)

سیدنا حضرت مصلح موعود نے اسی مشابہت یا پیشگوئی کے پورا کرنے کے لئے ایک جلسہ کا اہتمام مورخہ 29 جنوری 1926ء کو فرمایا۔اس جلسہ میں 24 مختلف زبانوں میں حضرت مسیح موعود کی صداقت پر تقاریر ہوئیں۔حضرت مصلح موعود نے اس موقعہ پر اپنے خطاب میں فرمایا:۔

اگر پہلے مسیح کے حواریوں کو یہ توفیق ملی کہ انہوں نے یہودیوں کی مختلف زبانیں بولیں تو حضرت مسیح موعود کی جماعت کو یہ فضیلت حاصل ہوئی کہ اس میں غیر زبانیں بولنے والے پیدا ہو گئے۔ یہودی قبیلوں کی زبانوں میں اگرچہ کچھ نہ کچھ اختلاف تھا مگر درحقیقت ان کی زبان ایک ہی تھی۔ جیسے اردو زبان ہے جو کئی قسم کی ہے۔حیدرآباد کی اور ہے، یو۔پی کی اور ہے، دہلی، لکھنؤ کی اور ہے، پنجاب کی اور ہے۔ ہماری جماعت میں اس قسم کے لوگ بھی ہیں جو ہر قسم کی اردو بولتے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود پنجاب میں مبعوث ہوئے اور پنجابی زبان بھی کئی قسم کی ہے۔سیالکوٹ کے علاقہ کی اور ہے، جھنگ اور لائلپور کی اور ہے، فیروزپور، لدھیانہ کی اور ہے، گجرات اور جہلم کی اور ہے۔اور ان سب زبانوں میں کلام کرنے والے ہماری جماعت میں موجود ہیں۔ اس طرح حضرت مسیح ناصری سے مشابہت پوری ہو جاتی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود کی جماعت کو اس سے بڑھ کر یہ فضیلت ہے کہ اس میں غیر زبانیں بولنے والے موجود ہیں جو دوسرے علاقہ جات اور ممالک میں بولی جاتی ہیں۔ پھر اسی ملک کی زبان سیکھ لینا اور بات ہے مگر ان ممالک اور علاقوں کے لوگوں کا پکڑے ہوئے جماعت میں داخل ہونا اور بات ہے۔ بہت لوگ ہیں ہندو، پٹھان، آریہ، مسلمان وغیرہ جو انگریزی سیکھ کر انگریزی بولتے ہیں مگر اس سے کوئی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔لیکن اگر کوئی انگریز کسی اور مذہب میں داخل ہو تو اس مذہب کی فضیلت ہو گی۔ پس حضرت مسیح موعود کو اس قدر فضیلت دی گئی کہ اس قدر مختلف قوموں کے لوگ آپ کی جماعت میں داخل ہوئے جس قدر حضرت مسیح کی جماعت میں نہ داخل ہوئے تھے۔ بیشک اب عیسائیت میں مختلف ممالک کے لوگ داخل ہیں مگر حضرت مسیح کے زمانہ میں اور ان کے بعد تین سو سال تک تین چار ممالک میں ہی عیسائیت پھیلی تھی۔لیکن حضرت مسیح موعود کی وفات پر 17 سال گزرے ہیں کہ اب تک احمدیت تیس کے قریب ممالک میں پھیل چکی ہے۔

پس یہ تقریریں جو مختلف زبانوں میں صداقت مسیح موعود پر ہوئیں ہیں۔ یہ ساری مل کر بجائے خود بھی حضرت مسیح موعود کی صداقت کی دلیل ہیں۔

(الفضل قادیان 2 فروری 1926ء)

بیشک حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں بھی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ایک نظارا دنیا نے دیکھا لیکن اگر آج ہم اس پیشگوئی کا بغور مطالعہ کریں تو یہ مزید صفائی اور مزید سنہرے انداز میں ہمیں پوری ہوتی نظر آتی ہے۔اگر آج ہم اس واقعہ پر کچھ تدبر کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ یہ ایک واقعہ ہی نہ تھا بلکہ یہ ایک پیشگوئی تھی جس کا کامل ظہور حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ ہونا تھا۔اس واقعہ کو پڑھنے سے درج ذیل باتیں سامنے آتی ہیں۔

1۔ایک ایسے موقعہ پر یہ واقعہ ہوا جب لوگ ایک جگہ پر جمع تھے اور وہ عید کا دن تھا۔

2۔ یہودی مختلف علاقوں سے آئے تھے۔

3۔حضرت مسیح کے حواریوں نے انہیں تبلیغ کی۔

4۔ وہ تقریریں یہودیوں کو اپنی ہی بولیوں میں سمجھ آ رہی تھیں۔

اب انہیں باتوں کو جماعت احمدیہ کے جلسوں پر چسپاں کر کے دیکھیں تو یہ واقعہ انہیں جلسوں کی عکاسی کرتا نظر آتا ہے۔بالکل اسی واقعہ کی طرح مختلف ممالک سے لوگ ایک اجتماع کے لئے وقت مقررہ پر جمع ہوتے ہیں اور حضرت مسیح موعود کے لائے ہوئے پیغام کو اپنی زبان میں سن اور سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ جب اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود کا خلیفہ یا آپ کا کوئی ماننے والا تقریر کر رہا ہوتا ہے اور اسے وہاں اس جلسہ میں موجود مختلف زبانیں بولنے والے Live Translation کے ذریعہ اپنی اپنی زبانوں میں سن رہے ہوتے ہیں اور نہ صرف اس جلسہ گاہ میں موجود لوگ اسے سن رہے ہوتے ہیں بلکہ MTA کی بدولت دنیا کے مختلف کونوں میں بیٹھے مختلف رنگ و نسل کے لوگ بھی اپنی اپنی زبان میں اسے سن اور سمجھ رہے ہوتے ہیں۔اور یہ تمام تقاریر تعلیمی اور تربیتی زبان میں ہی ہوتی ہیں۔ گویا کہ ہر ایک کے لئے فائدہ مند ہوتی ہیں اور مختلف زبانوں اور قوموں سے تعلق رکھنے والے اسے اپنی زبان میں سن اور سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ یہ ایک روح پرور نظارا ہوتا ہے جس کا ذکر آسمانی صحیفوں میں صدیوں پہلے ہی کر دیا گیا تھا۔ یہ جلسے جہاں حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت ہیں وہاں آسمانی صحیفوں کی پیشگوئی کو پورا ہونے کا ذریعہ بھی ہیں۔

الغرض اس سے نہ صرف حضرت مسیح موعود کی مشابہت حضرت مسیح ناصری سے ثابت ہوتی ہے بلکہ یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کو پورا ہوتا آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ یہ جلسے اور یہ نظارے نہ صرف حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت ہیں بلکہ ہمارے ایمانوں کو بھی مزید بڑھانے والے اور ہر عقل رکھنے والے کو سوچنے پر مجبور کرنے کا ذریعہ بھی ہیں۔

☆............☆............☆

تبدیلی کی وجہ

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب کو بیعت کی توفیق فروری 1892ء میں ملی۔

قبول احمدیت سے قبل آپ کو نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف کوئی توجہ نہ تھی۔حضور جب 1892ء میں لاہور تشریف لائے تو حضور کو پہلی دفعہ دیکھنے اور سننے کا موقع ملا۔فرماتے ہیں:

وہاں ایک دن حضور کی قیام گاہ پر پہنچا تو دو رکعت نماز ادا کی جس میں ایسا خشوع و خضوع اور حضور قلب میسر آیا کہ پہلے کبھی نہ آیا تھا۔طبیعت میں بے حد رقت تھی اور آنکھوں میں آنسو۔ دل بیعت کرنے کے لئے تڑپنے لگا اور حضور سے بیعت قبول کرنے کی درخواست کی جو حضور نے قبول فرمالی۔ پھر قادیان جا کر حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی صحبت میں رہنے کا موقع ملا جس نے آپ پر انقلابی اثر ڈالا۔ یہ حالت دیکھ کر مرزا ایوب بیگ صاحب کے والد صاحب حضرت مرزا نیاز بیگ صاحب پر گہرا اثر پڑا۔ انہوں نے ایک دوست سے ذکر کیا کہ:

میں گھنٹوں سوچ میں پڑا رہتا تھا کہ میں نے بچوں پر اتنا روپیہ صرف کیا اور تعلیم دلائی مگر ان کی دینی حالت مایوس کن ہے نماز اور قرآن سے کوئی رغبت نہیں۔مگر جب میرے بچے (مرزا ایوب بیگ صاحب اور مرزا یعقوب بیگ صاحب) 1892ء اور 1893ء کی تعطیلات میں گھر آئے تو **ان میں عجیب تغیر دیکھا کہ نماز سوز وگداز سے پڑھتے ہیں دین سے بے رغبتی کافور ہو گئی ہے اور نماز پنجگانہ کا سلسلہ جاری ہو گیا اور دوسرے طلباء کا جو وقت کھیل کود میں صرف ہوتا تھا یہ نماز اور قرآن خوانی میں صرف کرتے ہیں۔**

فرماتے ہیں کہ والد صاحب نے جب اصل حالات کا جائزہ لیا کہ یہ سب تبدیلی حضرت مسیح موعود کی وجہ سے ہے تو انہوں نے بھی بیعت کر لی۔

(رفقاء احمد جلد اوّل ص 78,77۔ ملک صلاح الدین صاحب طبع اول 1951ء لاہور)

مرسلہ: عنایت اللہ زاہد صاحب

والد محترم عطاء اللہ صاحب درویش کے خودنوشت حالات

قیام پاکستان کے وقت قادیان کے حالات اور درویشان کی قربانی

﴿قسط دوم آخر﴾

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب اس کانوائے کی روانگی کے وقت رقت انگیز منظر کا نقشہ درج ذیل الفاظ میں یوں کھینچتے ہیں:

’’آخری قافلہ یہاں سے 16 نومبر 1947ء کو گیا چونکہ بہت سے لوگوں نے جانا تھا اور تیاری بھی کرنی تھی اس لئے اکثر لوگ رات کا بیشتر حصہ جاگتے رہے اور صبح ہوتے ہی لوگ اپنے سامان کے ساتھ دارالانوار کی سڑک پر پہنچنا شروع ہوگئے۔ بارہ بجے کے قریب سب ٹرک بھر گئے۔ اجتماعی دعاؤں کے ساتھ جو کہ بیت مبارک، بیت الدعا اور بیت مبارک، بیت اقصیٰ اور بہشتی مقبرہ میں ہوئیں رخصت ہوئے۔ یہاں سے جانے کی خوشی تو کیا ہوتی ہر کوئی غم واندوہ کی تصویر بنا ہوا تھا۔ جن کو ضبط کا یارا نہ تھا وہ یوں رو رہے تھے جیسے بچہ اپنی ماں سے بچھڑ کے روتا ہے۔ آخر الوداعی دعا کا وقت بھی آ گیا۔ جس تضرع اور عاجزی سے انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا اس کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ بہت سارے مسلم اور غیر مسلم ملٹری والے موجود تھے وہ حیران تھے کہ اس وقت ان کی یہ حالت ہے جبکہ ان کو موت سے بچایا جا رہا ہے۔ دعا ختم ہوئی ٹرک روانہ ہوئے۔ جانے والے چلے گئے اور پیچھے رہنے والے سکتہ کی حالت میں ان کو تکتے رہے۔ میں جانے والوں کو الوداع کہنے والوں میں تھا۔ اس آخری کانوائے کے بعد ایک نئے دور یعنی عہد درویشی کا آغاز ہوا جس میں امارت کے اہم فرائض حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل کے سپرد ہوئے اور قریباً تین سو تیرہ جاں نثار اور کفن بردار اس عزم کے ساتھ قادیان میں پناہ گزیں ہوگئے کہ وہ قادیان میں مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے ہر حال میں اپنی جان مال عزت و آبرو قربان کردیں گے مگر مرکز احمدیت پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔‘‘

ان خوش نصیبوں نے جن کو اللہ تعالیٰ نے قادیان میں رہنے کی سعادت دی۔ مسیح و مہدی کے الہام ’’یہ نان تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے‘‘۔ کے مطابق درویش کا قابل فخر خطاب پایا۔ ان تین سو تیرہ درویشوں میں دو حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے ایک صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب اور دوسرے صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب تھے۔ پہلے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پروگرام یہ تھا کہ تین ماہ کے بعد خدام کی بدلی کرتے رہیں گے۔ ایک دو دفعہ کچھ خدام قادیان گئے اور ان کے بدلے قادیان سے بعض دوستوں کو ان کی مجبوریوں کے پیش نظر واپس پاکستان بلالیا گیا۔ چار چھ ماہ کے بعد مرزا ظفر احمد صاحب اور مرزا خلیل احمد صاحب کو واپس بلالیا گیا اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو قادیان بھیج دیا گیا جو تا دمِ مرگ وہیں رہے۔ اس کے بعد پاکستان سے نئے احباب جانے بند ہوگئے اور ہر تین ماہ بعد تبدیلی کی سکیم بھی بند کر دی گئی۔ اس کے بعد ہندوستان کی جماعتوں میں سے چند خاندان ہجرت کر کے قادیان آ گئے اور ان کے بدلے بعض درویش احباب کو ان کی مجبوریوں کے پیش نظر کھوکھرا پار کے راستے پاکستان بھجوا دیا گیا۔ یہ بارڈر 1954ء تک کھلا رہا۔ یہ زمانہ اگرچہ درویشان قادیان کے لئے انتہائی صبر آزما اور ابتلاء کا زمانہ تھا جس میں ایسے ایسے خطرناک لمحات بھی آئے جب ان سب کا مارا جانا یقینی تھا مگر جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے متعدد بار فرمایا ہے: یہی ابتلاء دراصل فتوحات اور برکات کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں۔

درویشوں پر آنے والے مصائب و آلام کے یہ ایام بھی اپنے دامن میں آسمانی برکتوں اور رحمتوں کے نزول کا موجب بن گئے۔ 16 نومبر کو آخری کانوائے جانے کے بعد رفتہ رفتہ ان میں ایسی پاک تبدیلی کے آثار پیدا ہوگئے کہ گویا حضرت مسیح موعود کا مقدس زمانہ قادیان میں ایک بار پھر پلٹ آیا۔ عبادتوں اور دعاؤں میں وہی ذوق وشوق اور قرآن مجید کے مطالعہ کے التزام اور اخوت و بھائی چارے کے روح پرور نظارے جن کو دیکھنے کو آنکھیں ترس گئی تھیں واپس لوٹ آئے۔ یہ خدا تعالیٰ کا مجھ پر خاص فضل تھا کہ اس نے مجھے قادیان رکنے کی سعادت عطا فرمائی اور مجھے سب سے پہلے ام طاہر والے مکان میں ٹھہرایا گیا۔ اس مکان کے مغرب کی طرف ہندو اور سکھ آباد تھے۔ لہٰذا بغرض حفاظت اس طرف چھت پر ایک مورچہ بنایا گیا تھا۔ چھت پر ہم آٹھ دس خادم اس گھر میں مقیم تھے اور باری باری رات کو پہرہ دیتے تھے اور دن کو صبح آٹھ بجے کے بعد وقار عمل کے ذریعہ بہشتی مقبرہ کے گرد جنوب کی طرف مٹی کی ایک بہت موٹی دیوار بناتے جو تقریباً سات فٹ بلند تھی۔ جنوب مغربی اور جنوب مشرقی کونوں پر دو دو کوارٹر دو منزلہ بغرض رہائش محافظین بنائے گئے تھے۔ تین نوجوان بہشتی مقبرہ کی حفاظت پر مامور تھے۔ احمدی آبادی کے چاروں طرف مختلف مکانوں پر جو باہر کی طرف غیر احمدی آبادی کے ساتھ لگتے تھے احمدی رات بھر پہرہ دیتے تھے۔

قادیان میں رہنے والے دوستوں کو دنیا کے دھندوں سے کوئی سروکار نہ تھا۔ ہر لحہ روحانی مشاغل کے لئے وقف تھے۔ قرآن و حدیث کا درس، نوافل خصوصاً تہجد کا التزام، نفلی روزوں کی برکات دن رات حضرت مسیح موعود کے بابرکت گھر بیت الدعا، بیت مبارک، بیت اقصیٰ اور بہشتی مقبرہ میں دعا کے مواقع اور وہ عظیم الشان نعمتیں جن سے جماعت کا اکثر حصہ محروم ہو چکا تھا درویشان قادیان ان سے فیض حاصل کر رہے تھے۔

عہد درویشی کا پہلا جلسہ سالانہ 28,27,26 دسمبر 1947ء کو بیت اقصیٰ میں منعقد ہوا جس میں 315 آدمی جن میں 253 درویش اور باقی 62 ہندو یا سکھ شامل ہوئے۔ اس جلسہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے اپنا پیغام دیتے ہوئے فرمایا:

’’میں آسمان پر خدا تعالیٰ کی انگلی کو احمدیت کی فتح کی خوشخبری لکھتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ جو فیصلہ آسمان پر ہو، زمین اسے رد نہیں کر سکتی اور خدا کے حکم کو انسان بدل نہیں سکتا۔ سو تسلی پاؤ اور خوش ہو جاؤ اور دعاؤں، روزوں اور انکساری پر زور دو اور بنی نوع انسان کی ہمدردی اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ کوئی مالک اپنا گھوڑا بھی کسی ظالم سائیس ...... کے سپرد نہیں کرتا اسی طرح خدا بھی اپنے بندوں کی باگ انہی کے ہاتھ میں دیتا ہے جو بخشتے ہیں اور چشم پوشی کرتے ہیں اور خود تکلیف اٹھاتے ہیں تا کہ خدا کے بندوں کو آرام پہنچے۔ ہر ایک مغرور، خودپسند اور ظالم عارضی خوشی تو دیکھ سکتا ہے مگر دائمی خوشی نہیں دیکھ سکتا۔ پس تم نرمی کرو اور عفو سے کام لو اور خدا کے بندوں کی بھلائی کی فکر میں لگے رہو اور اللہ تعالیٰ جس کے ہاتھ میں حاکموں کے دل بھی ہیں وہ ان کے دلوں کو بدل دے گا اور حقیقت حال ان پر کھول دے گا یا ایسے حاکم بھیج دے گا جو انصاف اور رحم کرنا جانتے ہوں۔ تم لوگ جن کو قادیان میں رہنے کا موقع ملا ہے اگر نیکی اور تقویٰ اختیار کرو گے تو تاریخ احمدیت میں عزت کے ساتھ یاد کئے جاؤ گے آنے والی نسلیں تمہارا نام ادب اور احترام سے لیں گی اور تمہارے لئے دعائیں کریں گی اور تم وہ کچھ پاؤ گے جو دوسروں نے نہیں پایا۔ اپنی آنکھیں نیچی رکھو لیکن اپنی نگاہ آسمان کی طرف بلند کرو۔‘‘

آپ نے اپنے پیغام میں یہ بھی فرمایا کہ:

’’احمدیت کی یہی تعلیم ہے جس پر ہم گزشتہ 57 سال سے زور دے رہے ہیں۔ جس حکومت میں تم رہتے ہو اس کے فرمانبردار رہو۔ یہ تعلیم آجکل کے حالات سے بدل نہیں سکتی اور نہ آئندہ حالات اسے بدل سکتے ہیں۔ دنیا میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک اس تعلیم پر عمل نہ کیا جائے۔ ہر ملک میں بسنے والے احمدی اپنی حکومت کے فرمانبردار رہیں اور اس کے قوانین کی پابندی کریں۔ کوئی اس تعلیم کو مانے یا نہ مانے احمدی جماعت کا فرض ہے کہ ہمیشہ اس تعلیم پر قائم رہے‘‘۔

قادیان میں رہائش کے دوران میں نے خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ قرآن کریم کا مکمل ترجمہ سیکھ لیا۔ سب سے پہلے مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری مولوی فاضل نے بیت اقصیٰ میں قرآن کی کلاس لینا شروع کی۔ ہم پندرہ بیس درویشوں نے ان سے ترجمہ پڑھنا شروع کیا۔ انہوں نے صرف ونحو کے ساتھ تقریباً چار پارے ہمیں پڑھا دیئے۔ اس کے بعد یہ کلاس آہستہ آہستہ ختم ہوگئی۔ پھر میں نے مولوی خورشید احمد صاحب سے چار پارے پڑھے۔ اس کے بعد حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب رفیق مسیح موعود ترجمہ قرآن کی کلاس لیتے تھے۔ چار پانچ دوست ان کے پاس پڑھتے تھے خاکسار بھی ان سے اجازت لے کر کلاس میں شامل ہو گیا اور حضرت بھائی جی سے مکمل ترجمہ سیکھ لیا۔ محترم بھائی جی ان دنوں فالج کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ ان کا بایاں بازو اور بائیں ٹانگ کام نہیں کرتے تھے جس کی وجہ سے وہ چل پھر نہیں سکتے تھے۔ ناظر صاحب امور عامہ نے ان کی خدمت کے لئے دو نوجوانوں کی ڈیوٹی لگائی ہوئی تھی اور ان سے کوئی اور کام نہیں لیتے تھے۔ جب خاکسار نے بھائی جی سے قرآن پڑھنا شروع کیا تو ان کا جو کام ہوتا میں کر دیا کرتا بلکہ بھائی جی کی خدمت کی مکمل ذمہ داری میں نے سنبھال لی۔ یعنی میں اپنی جماعتی ڈیوٹی بھی ادا کرتا۔ یاد رہے کہ خاکسار امور عامہ میں بطور کلرک کام کرتا تھا۔ دفتر امور عامہ کی فائلوں کا ریکارڈ رکھنا میرے ذمہ تھا اور روزانہ مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ قادیان کے حالات پر مشتمل رپورٹ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کو پاکستان بھجواتے تھے۔ مولوی صاحب جلدی میں رف چٹھی لکھ کر مجھے دے دیتے تھے اور مجھے کہہ رکھا تھا کہ اس چٹھی کو خوشخط لکھ دو اور کاربن پیپر رکھ کر لکھا کرو اور اصل میاں بشیر احمد صاحب کو میرے دستخط کروا کر بھیج دیا کرو اور نقل بطور آفس کاپی فائل میں لگا دیا کرو۔ اس کے علاوہ صبح و شام یا دوپہر کو وقت نکال کر بھائی جی کی خدمت بھی کر آتا۔ مولوی برکات احمد راجیکی صاحب نے مجھے اس بات کی اجازت دے رکھی تھی۔ دوسرے دونوجوان جو بھائی جی کی خدمت پر مامور تھے ان کی بھائی جی نے چھٹی کرا دی تھی۔ ناظر صاحب امور عامہ کو کہہ دیا تھا کہ ان سے جو چاہیں کام لے لیں کیونکہ میرا سارا کام عطاء اللہ کر دیتا ہے۔ لہٰذا خاکسار کو تقریباً دو سال بھائی جی کی خدمت کی توفیق ملی۔ پھر ان سے ایسا تعلق ہو گیا جیسا باپ کا بیٹے سے ہوتا ہے۔ میرے دوست عبدالقدیر صاحب درویش واقف زندگی جو مجھ سے چار پانچ سال بڑے تھے وہ بھی دفتر امور عامہ میں انچارج شعبہ رشتہ ناطہ تھے۔ ہم دونوں کو مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ نے اپنی سہولت کے پیش نظر رہائش دے رکھی تھی۔ مولوی صاحب کی رہائش اور دفتر حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے مکان میں تھا۔ بعض دفعہ ہنگامی طور پر کوئی کام ہوتا مثلاً کسی فائل کی فوری ضرورت پڑ جاتی تو مجھے اور عبدالقدیر صاحب کو اپنے قریب ہی دفتر صدر انجمن احمدیہ کی دو منزلہ عمارت جو بیت اقصیٰ کے ساتھ متصل تھی اوپر والی منزل میں دو کمرے بیت کے ملحق رہائش دے رکھی تھی۔ ایک کمرے کی کھڑکی بیت کے صحن میں کھلتی تھی۔ ایک لکڑی کی چھوٹی سی تین چار زینوں کی سیڑھی بیت کے صحن میں اترتی تھی ہم زیادہ نمازیں بیت اقصیٰ کے صحن میں پڑھتے تھے۔

ان دنوں ہماری ترجمہ کی کلاس بھائی جی کے ساتھ جاری تھی۔ بھائی عبدالقدیر صاحب بھی ہمارے ساتھ بھائی جی سے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھتے تھے۔ بھائی جی مغرب اور عشاء کے درمیانی عرصہ میں کلاس لیتے تھے۔ باقی دوست کلاس فیلوز

ترجمہ پڑھ کر واپس آجاتے تھے اور خاکسار کا معمول تھا کہ کلاس سے فارغ ہو کر حضرت بھائی جی کو ان کی چارپائی پر بیٹھ کر ان کو خوب دباتا تھا۔

حضور نے میاں بشیر احمد صاحب کی معرفت قادیان ناظر امور عامہ کو لکھا کہ میں آپ کو بار بار لکھ چکا ہوں کہ پھیرو چیچی کا ایک نوجوان عطاء اللہ جو ناصر آباد سندھ سے قادیان گیا ہوا ہے وہ والدین کا اکلوتا بیٹا ہے۔ اس کے والدین ضعیف ہیں۔ اس کو واپس کیوں نہیں بھجواتے۔ مولوی برکات احمد صاحب کا کہنا تھا کہ اس سے پہلے آپ کے بارے میں ہمیں حضور کی طرف سے کوئی پیغام نہیں ملا۔ چنانچہ مولوی برکات احمد صاحب نے مجھے اپنے پاس بلا لیا اور حضرت میاں صاحب کی چٹھی جس میں حضرت صاحب کا اقتباس میرے متعلق تھا میرے سامنے رکھ دی اور کہا کہ آپ کو پاکستان ضرور بھجوانا ہے اور اگر آپ نہیں جانا چاہتے تو مجھے لکھ کر دیں میں وہ حضور کو بھجوا دوں گا۔ میں نے مناسب سمجھا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشی سے اجازت دی ہے اور میرے والدین کا بھی مجھ پر حق ہے جو مجھ سے زیادہ ہے۔ لہٰذا میں نے پاکستان آنے کی حامی بھر لی۔ چنانچہ جلسہ سالانہ 1951ء کے معاً بعد 2 جنوری کو مجھے براستہ کھوکھرا پار واپس پاکستان بھجوا دیا گیا۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب سے ملاقات کی حضرت میاں صاحب بہت خوش ہو کر ملے اور فرمانے لگے کہ:

”قادیان سے ناظر صاحب امور عامہ نے آپ کے بارہ میں جو رپورٹ بھجوائی ہے بڑی خوش کن ہے۔ آپ نے درویشی کے ایام میں باوجود گھریلو پریشانیوں کے اطاعت افسران، صبر اور حوصلہ سے وقت گزارا ہے۔ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔“

خاکسار نے شادی سے دو سال پہلے 1950ء میں ایک خواب دیکھا تھا۔ اس خواب کی تعبیر رفیق حضرت مسیح موعود حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی نے بتائی تھی کہ اللہ کثرت سے اولاد دے گا اور دین دار اولاد دے گا۔ وہ خواب اللہ کے فضل و کرم سے پوری ہو گئی ہے۔ شادی کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے کثرت سے اولاد دی۔ میرے چھ بیٹے اور چھ بیٹیاں یعنی بارہ بچے ہیں۔ دو بیٹوں کو خدا کی راہ میں وقف کیا ہے اور وہ الحمدللہ مربی سلسلہ ہیں۔ بڑے بیٹے عنایت اللہ زاہد صاحب گیمبیا اور یوگنڈا میں امیر و مشنری انچارج رہ چکے ہیں۔ اس وقت نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ کے دفتر میں خدمت بجالا رہے ہیں۔ دوسرے بیٹے حمید اللہ ظفر صاحب ویسٹ افریقہ غانا میں جامعہ احمدیہ کے پرنسپل ہیں اور گنی بساؤ میں بطور امیر خدمت بجالا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے دو داماد بھی واقف زندگی ہیں۔ جن میں مکرم عبدالسلام طاہر صاحب وفات پا چکے ہیں اور مکرم لئیق احمد طاہر صاحب نظارت دعوت الی اللہ میں خدمت بجالا رہے ہیں۔ میرے ایک نواسے مکرم جری اللہ راشد صاحب اور ایک پوتے مکرم ولید احمد صاحب بھی مربی سلسلہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے 20 سے زائد پوتے پوتیاں وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ میرے دو واقفین نو پوتے اس وقت لندن میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے اور ساتھ ساتھ جماعت کی خدمت کے کام بھی بجالا رہے ہیں۔ نیز تین واقفین نو پوتے اس وقت چین میں میڈیکل کی تعلیم حاصل کر رہے۔ میری ایک واقف نو پوتی اس وقت سندھ میڈیکل کالج میں ڈاکٹر بن رہی ہے۔ میرے ایک بیٹے اسد اللہ صاحب قائد ضلع کے طور پر لمبا عرصہ خدمت بجالا چکے ہیں اور اس وقت آسٹریلیا میں مقیم ہیں۔ خاکسار نے بھی 1972ء تا 1979ء تقریباً سات سال جماعت احمدیہ مصطفیٰ فارم خلیل آباد میں بطور صدر جماعت کام کیا ہے اور 1994ء تا 2000ء نصرت آباد میں بطور صدر جماعت خدمات سرانجام دی ہے۔

☆.................☆.................☆

مکرم مظفر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ

پاراکو بینن میں نمائش قرآن کریم و کتب سلسلہ

حضور انور کے ارشاد کے مطابق پاراکو شہر میں 28 فروری تا 4 مارچ 2015ء پانچ روزہ نمائش تراجم قرآن کریم و کتب سلسلہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ بفضل تعالیٰ پاراکو شہر میں یہ چوتھی قرآن کریم نمائش کا انعقاد تھا۔

Bio-Guerra چوک جہاں نمائش کا انعقاد کیا گیا سنٹرل سٹی میں واقع ہے۔ یہ چوک نمائشوں کے انعقاد اور دیگر فنکشنز کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ چوک کے اطراف میں گورنر کی رہائش، گورنمنٹ کے دفاتر، گورنمنٹ کا سنٹرل ہسپتال C. H. D، پاراکو یونیورسٹی، کالجز اور دیگر تعلیمی ادارے ہیں بالعموم کالج اور یونیورسٹی کے طلباء اسی علاقہ سے گزرتے ہیں۔ یہ چوک شہر کے معروف ترین علاقہ میں ہے۔

قرآن کریم کی نمائش سے قبل مقامی ریڈیو کے ذریعہ اعلانات کروائے گئے۔ پاراکو یونیورسٹی اور دیگر تعلیمی اداروں میں بابت نمائش قرآن پوسٹر چسپاں کئے گئے۔ شہر کی اتھارٹیز کو دعوت نامہ ارسال کئے گئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ پاراکو نے Bio-Guerra چوک کی وقار عمل کر کے صفائی کی۔ نمائش کے لئے بڑے شامیانے لگائے اور نمائش کو مزین کیا۔ کلمہ توحید اور محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ قرآنی آیات اور احادیث کے فرنچ تراجم کے بینرز لگائے گئے۔ 28 فروری 2015ء بعد نماز عصر نمائش قرآن کریم کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔

تلاوت کے بعد ان آیات کا فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد الحاج ابراہیم حمزہ صدر صاحب نے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور تقریر کی۔

صدر صاحب پاراکو کی تقریر کے بعد گورنر صاحبہ ریجن بورگو اور علی بوری Madam Salamatou Kora Ponou نے خطاب کیا اور انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ 60 زبانوں میں تراجم جماعت احمدیہ کی عالمگیر خدمت قرآن کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ جماعت احمدیہ بینن میں امن کو پروموٹ کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ امن کی داعی ہے اور ہم ان کے ساتھ ہیں۔ جماعت احمدیہ کا پیغام امن پھیلانا ہے۔ جماعت احمدیہ تشدد کے خلاف ہے۔ جماعت احمدیہ کی دینی اور سماجی خدمات قابل ستائش ہیں۔ گورنر صاحبہ نے لوگوں کو نمائش کا وزٹ کرنے کی دعوت دی۔

گورنر صاحبہ کے خطاب کے بعد مکرم امیر صاحب بینن نے خطاب کیا اور گورنر صاحبہ کو ترجمہ قرآن کریم فرنچ اور دیگر کتب سلسلہ تحفہ میں دیں۔

اس کے بعد تمام حاضرین نے نمائش کا وزٹ کیا۔ گورنر صاحبہ نے جماعت کی شائع کردہ کتب کی تعریف کی اور جماعتی کاوشوں کو بہت سراہا۔ تقریب کے اختتام پر تمام حاضرین کی مشروب سے تواضع کی گئی۔

نمائش صبح 8 بجے سے شام 8 بجے تک جاری رہی۔ پانچوں دن لوگ کثرت سے نمائش کا وزٹ کرنے آتے رہے۔ گھنٹوں کھڑے کتب کا مطالعہ کرتے رہے۔ غیر از جماعت احباب جماعت احمدیہ کے بارہ میں سوال کرتے اور نمائش پر موجود خدام انہیں جواب دیتے۔

☆ ریٹائر پولیس کمشنر سکبانہ نمائش دیکھنے آئے اور انہوں نے اپنے تاثرات میں کہا کہ مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم دیکھ کر خوشی ہوئی۔ میں جماعت احمدیہ کے پیغام محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ ایک عرصہ سے میں فرنچ ترجمہ کی تلاش میں تھا جو مجھے یہاں مل گیا ہے۔ اب مجھے دین حق کو بہتر طور پر سمجھنے میں آسانی ہوگی اور خدائی احکام کی اطاعت کر سکوں گا۔

☆ کیتھولک چرچ کے پادری زینل صاحب نے نمائش کا وزٹ کیا اور کہا کہ میں مسلمان گھرانہ میں پیدا ہوا اور بعد میں عیسائی ہو کر پادری بن گیا۔ لیکن مجھے جماعت احمدیہ کی تعلیم اچھی لگتی ہے۔ جماعت احمدیہ تمام مذاہب کو خوش آمدید کہتی ہے۔ جماعت احمدیہ محبت اور رواداری کی تعلیم دیتی ہے۔ جماعت احمدیہ تشدد اور خونی جنگوں کے خلاف ہے۔ میں نے جماعت احمدیہ کا ترجمہ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود حاصل کی ہیں تا کہ احمدیت کے پیغام کو سمجھ سکوں اور ہدایت پاؤں۔

☆ ایک غیر از جماعت عالم دین نمائش دیکھنے آئے، انہوں نے اپنے تاثرات میں کہا کہ میں نے جماعت کے خلاف بہت کتب پڑھی ہیں اور دوسرے غیر از جماعت سے آپ کے بارہ میں بہت سنا ہے۔ لیکن یہاں آ کر مجھے حقیقت کا علم ہوا کہ جماعت احمدیہ دنیا بھر میں اشاعت دین کر رہی ہے اور دفاع کر رہی ہے۔ موصوف نے عربی زبان میں 5 کتب لیں اور احمدیت پر تحقیق کرنے کا وعدہ کیا۔

☆ Hubert Maga کالج کے پروفیسر نے اپنے تاثرات میں کہا کہ میں قریباً عیسائی ہوں۔ اسلام کے بارہ میں بہت کچھ میڈیا سے سنا لیکن نمائش کے وزٹ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ دین حق امن کی تعلیم دیتا ہے۔ جماعت احمدیہ کا جہاد کے بارہ میں تصور جان کر خوشی ہوئی۔ میں دین کے حقیقی پیغام کو سمجھنا چاہتا ہوں ...... موصوف نے ترجمہ قرآن فرنچ اور کتب خریدیں تا کہ دین حق کی تعلیم کو سمجھ سکیں۔

اللہ کے فضل سے 7 ہزار سے زائد افراد نے نمائش کا وزٹ کیا۔ دوران نمائش جماعت احمدیہ کے تعارف، دین حق کی پُرامن تعلیم اور دیگر موضوعات پر مبنی 17 ہزار 500 لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔ 2 لاکھ 500 فرانک سیفا کی کتب فروخت ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نمائش کو الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا نے بھرپور کوریج دی۔ نیشنل ٹی وی ORTB کی ٹیم آئی اور نمائش کو کوریج دی۔ لوکل ٹی وی E-TELE جو ایک مقامی چینل ہے نے نمائش کی ریکارڈنگ کی اور متعدد بار خبر نشر کی اور جماعتی خدمات کو سراہا۔

بینن کے قومی اخبار La Nation نے 2 مارچ 2015ء کی اشاعت میں نمائش کے بارہ میں خبر شائع کی کہ جماعت احمدیہ مختلف زبانوں کے ذریعہ دینی اقدار کو پیش کر رہی ہے۔ اخبار نے جماعتی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور جماعت کا ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں پیش کیا۔

پاراکو کے پانچ ریڈیوز۔ ریڈیو ORTB پاراکو، ریڈیو Fratanеté، ریڈیو Dema، ریڈیو Arzfké اور ریڈیو Urban نے پانچوں دن جماعت اور نمائش کے بارہ میں مختلف زبانوں میں خبریں نشر کیں اور پروگرام پیش کئے اور جماعت احمدیہ کی دینی اور سوشل خدمات کو سراہا۔ گورنر صاحبہ اور محترم امیر صاحب کے پیغام کو مختلف زبانوں میں نشر کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے الیکٹرونک میڈیا اور پریس میڈیا سے لاکھوں افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کے شیریں ثمرات عطا فرمائے اور اس علاقہ کو احمدیت کے نور سے بھر دے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119893 میں زریاب ایاز

ولد ایاز احمد قوم کاہلوں پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 9/40 فیکٹری ایریا سلام ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 فروری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ زریاب ایاز گواہ شد نمبر 1۔ ریاض احمد جہ ولد عبداللہ خاں گواہ شد نمبر 2۔ مبشر احمد آصف ولد رفیق احمد ناصر

مسل نمبر 119894 میں زاہدہ سعید

زوجہ سعید احمد کاہلوں قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 12/38 فیکٹری ایریا سلام ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور طلائی 2 تولہ 90 ہزار روپے (2) حق مہر 10 ہزار روپے (3) نقد (زرعی زمین) 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ زاہدہ سعید گواہ شد نمبر 1۔ ریاض احمد جہ ولد عبداللہ خاں گواہ شد نمبر 2۔ مبشر احمد آصف ولد رفیق احمد ناصر

مسل نمبر 119895 میں ظل ہما

بنت طارق محمود قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 8/42 فیکٹری ایریا سلام ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ظل ہما گواہ شد نمبر 1۔ ریاض احمد جہ ولد عبداللہ خاں گواہ شد نمبر 2۔ مبشر احمد آصف ولد رفیق احمد ناصر

مسل نمبر 119896 میں اقراء مقدس

بنت مقدس احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 32/21 دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے الامۃ۔ اقراء مقدس گواہ شد نمبر 1۔ عبدالرشید منگلا ولد رائے اللہ بخش منگلا گواہ شد نمبر 2۔ مقدس احمد ولد غلام حسن

مسل نمبر 119897 میں عدیل احمد

ولد عبدالرشید قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1/5 باب الابواب شرقی ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 اکتوبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 8 ہزار 840 روپے ماہوار بصورت ملازمت خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عدیل احمد گواہ شد نمبر 1۔ محمد اکرم بٹ ولد محمد اسلم بٹ گواہ شد نمبر 2۔ راجہ محمد اکبر اقبال ولد راجہ محمد حسین

مسل نمبر 119898 میں بشیراں اختر

زوجہ محمود احمد طارق قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 42 دارالصدر شرقی الف ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 1 ہزار 800 روپے (2) زیور طلائی 12.800 گرام 50 ہزار روپے (3) نقد حصہ زمین 1 لاکھ 25 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ بشیراں اختر گواہ شد نمبر 1۔ لیاقت علی طاہر ولد محمد بوٹا گواہ شد نمبر 2۔ محمد احمد ظفر ولد محمد عیسیٰ ظفر

مسل نمبر 119899 میں فوزیہ بشارت

زوجہ محمد بشارت قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 10 جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 نومبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی 140.2 گرام 5 لاکھ 10 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ فوزیہ بشارت گواہ شد نمبر 1۔ محمد بشارت ولد محمد اصغر گواہ شد نمبر 2۔ طاہر احمد منظور ولد منظور احمد منور

مسل نمبر 119900 میں لبیقہ عامر

بنت عامر لطیف عمران قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-7 فیکٹری ایریا سلام ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 ستمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ لبیقہ عامر گواہ شد نمبر 1۔ عامر لطیف عمران ولد محمد لطیف بٹ گواہ شد نمبر 2۔ محمد لطیف بٹ ولد امام دین

مسل نمبر 119669 میں Rukayat

ولد Odekunle قوم...... پیشہ طالب علم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن...... ضلع وملک نائجیریا پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ Naira 10,000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے الامۃ۔ Rukayat گواہ شد نمبر 1۔ Tajudeen S/O Yusuff گواہ شد نمبر 2۔ Yinusa S/O Odekunle

مسل نمبر 119692 میں Afusat

زوجہ Daud Abubakar قوم...... پیشہ تدریس عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Lagos ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 اگست 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) Dowry مالیتی 25 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ Naira 56000 ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Afusat گواہ شد نمبر 1۔ Shukrah S/O Motajo گواہ شد نمبر 2۔ Abdul Hameed S/O Salaudeen

مسل نمبر 119901 میں فرحت ناز

زوجہ چوہدری معروف احمد بشیر قوم آرائیں پیشہ ملازمتیں عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 2 لاکھ روپے وصول شدہ بصورت بوزن بصورت زیور 2 تولے 2 ماشے مالیت 1 لاکھ 20 ہزار روپے بقیہ واجب الادا (2) زیور طلائی $2\frac{1}{2}$ تولے مالیت 1 لاکھ 12 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 9 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ فرحت ناز گواہ شد نمبر 1۔ چوہدری محمد اقبال بشیر ولد چوہدری ولی محمد گواہ شد نمبر 2۔ چوہدری معروف احمد بشیر ولد چوہدری محمد اقبال بشیر

مسل نمبر 119902 میں صالحہ نور پاشا

بنت عبداللہ پاشا قوم.... پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مارچ 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ صالحہ نور پاشا گواہ شد نمبر 1۔ محمد احمد اشرف ولد محمد شفیع اشرف گواہ شد نمبر 2۔ محمد خالد تنویر ولد محمد اشرف

مسل نمبر 119903 میں حبیب الرحمان

ولد عبدالرحمان قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر......سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میانہ پنڈ ضلع و ملک نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2013ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حبیب الرحمان گواہ شد نمبر 1۔ طارق احمد ولد لعل دین گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد طاہر ولد میر ثناء اللہ ناصر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم سلطان احمد قمر صاحب دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی سبیکہ سلطان واقفہ نو نے 5 سال 10 ماہ کی عمر میں قرآن پاک ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 7/اگست 2015ء کو تقریب آمین ہوئی۔ بچی کو قرآن پاک اس کی والدہ نے پڑھایا۔ بچی مکرم منظور احمد ناصر صاحب مرحوم انسپکٹر نظارت مال کی پوتی اور مکرم اللہ دتہ ناز صاحب مرحوم آف سید والہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیک، خادمہ دین اور والدین کی فرمانبردار بنائے۔ آمین

تقریب آمین

❁ مکرم طاہر نقاش صاحب معلم وقف جدید 170TDA پیر جگی لیہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 10 جولائی 2015ء کو مکرم عارف احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی بیٹیوں صباحت عارف عمر 11 سال اور ثمرینۃ السبوح عمر 12 سال نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے جن کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔ تقریب آمین کے موقع پر مکرم شاہد احمد صاحب معلم اصلاح وارشاد مرکزیہ نے قرآن سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کے سینوں کو نور قرآن سے بھر دے اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے، اس کو سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم مدثر لطیف علوی صاحب آفیسر گریڈ II سٹیٹ بینک آف پاکستان کراچی اور محترمہ ثانیہ ذکاء صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 8/اگست 2015ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام فراز ابراہیم عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبداللطیف علوی صاحب ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (R) نائب امیر ضلع نواب شاہ کا پوتا اور مکرم چوہدری ذکاء اللہ خاں مرحوم چک نمبر L-6/11 نور دین والا ضلع ساہیوال کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وعافیت والی لمبی والا، نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم مبارک طاہر صاحب تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم شیخ تنویر احمد صاحب ایم اے واقف ٹیچر مسرور سینئر سیکنڈری سکول بانجل گیمبیا اور ان کی اہلیہ محترمہ عطیۃ الحبیب صاحبہ کو مورخہ 29 جولائی 2015ء کو ایک بیٹی کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کو وقف نو کی تحریک میں قبول فرماتے ہوئے فارس احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ محمود احمد صاحب مرحوم آف مریدکے کا پوتا اور مکرم عبدالمنان فیاض صاحب آف اسلام آباد کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو نیک، صالح، باعمر، خادم دین اور سب کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ڈینٹل سرجری کی سہولتیں

❁ مریضوں کی طرف سے موصولہ سوالات اور استفسارات سے اندازہ ہوتا ہے کہ احباب کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ ڈینٹل سرجری میں مندرجہ ذیل علاج ومعالجہ کی سہولیات موجود ہیں۔

☆ Oral Hygine Instructions مریضوں کو منہ اور دانتوں کی حفاظت کیلئے احتیاطی تدابیر کی طرف راہنمائی۔

☆ Medication منہ اور دانتوں کے امراض کا علاج بذریعہ ادویہ۔

☆ Ultrasonic Scaling جدید آلات کے ذریعہ دانتوں کی مکمل صفائی۔

☆ Filling دانتوں کی بھرائی۔ مرض کی نوعیت کے مطابق یہ عارضی بھی ہوسکتی ہے اور مستقل بھی۔ دانتوں کی ہمرنگ Filling کی سہولت بھی میسر ہے۔

☆ Root Canal Treatment جہاں عام Filling ممکن نہ ہو وہاں دانت کی جڑوں کو اندر سے صاف کرکے دانت کو بھرا جاتا ہے۔

☆ Dental Extraction یعنی اخراج دنداں یہ علاج کی آخری صورت ہوتی ہے۔

☆ Dental Prosthetics مصنوعی دانت لگائے جاتے ہیں جہاں قدرتی دانت موجود نہ ہوں۔

☆ Orthodontics ٹیڑھے دانتوں کو Removable Appliance کے ذریعہ ان کی صحیح پوزیشن پر لایا جاتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ڈائمنڈ جوبلی پروگرام

(مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد)

❁ مکرم خواجہ منظور صادق صاحب ناظم عمومی انصاراللہ ضلع اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام مورخہ 25 اور 26 جولائی 2015ء کو ڈائمنڈ جوبلی انصاراللہ کی مناسبت سے خصوصی پروگرام منعقد کئے گئے۔ 25 جولائی کو بعد نماز مغرب ضلع کی تمام بارہ مجالس میں نماز سنٹرز اور گھروں میں مجلس انصاراللہ پر دستاویزی پروگرام بذریعہ ایم ٹی اے دکھانے کا اہتمام کیا گیا۔ انصار کی کثیر تعداد نے یہ پروگرام بڑی دلچسپی سے دیکھا۔ اگلے روز یوم تربیت منایا گیا دن کا آغاز انفرادی نماز تہجد سے ہوا۔ ضلع اور مجالس کی طرف سے 8 بکروں کا صدقہ دیا گیا۔

ملازمت کے مواقع

❁ یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کو اپنے ریٹیل بینکنگ آفیسر پروگرام کیلئے بیچلرز ڈگری ہولڈرز (کامرس، اکنامکس، میتھ اینڈ سٹیٹ اور بزنس ایڈمنسٹریشن) سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے خواتین واحباب جن کی عمر زیادہ سے زیادہ 27 سال ہو اپلائی کرنے کے اہل ہیں۔ تفصیلات وآن لائن اپلائی کرنے کیلئے وزٹ کریں: www.ubldirect.com

❁ پنجاب ایگزیمنیشن کمیشن کو اکاؤنٹ آفیسر کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب وخواتین جن کی تعلیم ماسٹرز/SAS/PIPFA کوالیفائیڈ اور کم ازکم دس سال کا تجربہ رکھتے ہوں اپلائی کرسکتے ہیں۔

❁ دفتر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج خوشاب میں سٹینو گرافر، ڈیٹا انٹری آپریٹر، ناظر اور جونیئر کلرک کی ضرورت ہے۔ درخواست فارم حاصل کرنے کیلئے وزٹ کریں: www.khushab.dc.lhc.gov.pk

❁ ایک 120MW کو جنریشن پاور پروجیکٹ مظفر گڑھ کو الیکٹریکل سپر وائزر، جنرل شفٹ / شفٹ ڈیوٹی سپر وائزر، آئی اینڈ سی سپر وائزر، آئی اینڈ سی جنرل/شفٹ ڈیوٹی ٹیکنیشن، مکینیکل سپر وائزر، جنرل شفٹ ٹیکنیشن (مکینیکل)، سٹیشنری سپر وائزر، جنرل شفٹ ٹیکنیشن (سٹیشنری)، کنٹرول روم سپر وائزر اور فیلڈ آپریٹر کی ضرورت ہے۔

❁ مائیکروفنانس اپنا بینک لمیٹڈ کو ملک بھر کے صوبہ جات کے لئے ایریا مینیجرز، برانچ مینیجرز، مینیجر آپریشنز، BDO's/BDM's/ مائیکروکریڈٹ آفیسرز، آئی ٹی مینیجرز/ آئی ٹی آفیسرز، کیش آفیسرز/ ٹیلرز اور دیگر سپورٹنگ سٹاف ضرورت ہے۔

❁ ہائی ماؤنٹ فارماسیوٹیکل پرائیویٹ لمیٹڈ کو سیلز پروموشن آفیسر، ڈسٹرکٹ سیلز مینیجر/ سیلز مینیجر اور میڈیکل سپیشلٹی مینیجر ضرورت ہے۔

❁ مری کورپس کو اسلام آباد کیلئے ڈپٹی ڈائریکٹر آف ہیلتھ پروگرام کی ضرورت ہے۔ کم ازکم تعلیم MPH اور پانچ سالہ تجربہ کا ہونا لازمی ہے۔

ڈائمنڈ جوبلی پروگرام

(مجلس انصاراللہ ضلع کراچی)

جوبلی نمائش

مجلس انصاراللہ ضلع کراچی نے انصاراللہ کی ڈائمنڈ جوبلی کے حوالہ سے ایک نمائش کا اہتمام کیا جس میں انصاراللہ کراچی کے قیام سے لے کر اب تک کی کارگزاری کو تصویری اور تحریری رنگ میں پینا فلیکس میٹریل میں دکھایا گیا ہے۔ اس نمائش کا افتتاح مکرم نواب مودود احمد خان صاحب امیر جماعت کراچی نے 21 جولائی 2015ء شام پونے سات بجے بیت الرحیم میں کیا اس موقع پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان اور ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نائب صدر مجلس بھی موجود تھے۔ مکرم امیر صاحب نے تاریخ سے آگاہی کی اہمیت پر زور دیا اور اس نمائش کو خواتین کو بھی دکھانے کا انتظام کرنے کی ہدایت کی۔ اس موقع پر حاضری 117 تھی۔

نمائش کے بعد تربیتی سیمینار تھا اس کے اختتام کے بعد بھی مزید 128 افراد نے نمائش دیکھی۔

تربیتی سیمینار

21 جولائی کو ہی بعد نماز مغرب وعشاء بیت الرحیم میں مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کے تحت ڈائمنڈ جوبلی تربیتی سیمینار کا انعقاد ہوا۔ اس کی صدارت مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد نائب صدر صاحب نے مجلس انصار اللہ کی 75 سالہ مساعی کا جائزہ پیش کیا۔ اس تقریب میں کل حاضری 272 تھی۔

مشاعرہ

مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کے تحت 22 جولائی 2015ء کو بعد نماز مغرب وعشاء بیت الرحمٰن کراچی میں ڈائمنڈ جوبلی مشاعرہ کا انعقاد ہوا۔ اس مشاعرہ میں کراچی کے 8 احمدی شعراء نے اپنا کلام سنایا۔ اس مشاعرہ کی صدارت مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے کی جبکہ نائب صدر صاحب نے نظامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ یہ پروگرام ایک گھنٹہ سے زائد جاری رہا۔

اس پروگرام میں کل حاضری 126 رہی۔ مشاعرہ کے اختتام پر حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

❁ حکومت پنجاب فنانس ڈویژن کو اپنے ایک پروجیکٹ کیلئے کنٹریکٹ کی بنیاد پر ٹریننگ کوآرڈینیٹر کی ضرورت ہے۔ ایسے افراد جن کی تعلیم B.Sc انجینئرنگ (الیکٹریکل، مکینیکل اور میکاٹرونکس) اور کم ازکم دو سالہ تجربہ رکھتے ہوں اپلائی کرنے کے اہل ہیں۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 16 اور 17۔اگست 2015ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت وتجارت ربوہ)

بقیہ ازصفحہ 2 سوال و جواب

نہیں تھا آپ کو اپنے رفقاء سے بہت محبت تھی۔
(خطبات محمود جلد 14 صفحہ 121)

س: حضرت منشی اروڑے خان صاحب کا حضرت مسیح موعود سے عشق، اخلاص اور وفا کا ذکر کن الفاظ میں بیان ہوا؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود کپور تھلے تشریف لے گئے۔ تو حضرت منشی اروڑا خان صاحب کو کسی نے بتایا کہ حضرت مرزا صاحب آئے ہیں۔ یہ سن کر آپ کو جوتی اور پگڑی کا ہوش نہ رہا اور ننگے پاؤں اور ننگے سر سٹیشن کی طرف دیوانہ وار بھاگے۔ ...... پھر حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد ایک دفعہ آئے اور دو یا تین اشرفیاں حضرت اماں جان کو دینے کے لئے دیں اور دیر تک حضرت مسیح موعود کی یاد میں روتے رہے اور بتایا کہ میرے دل میں بڑی خواہش تھی کہ میں حضور کی خدمت میں سونا نذر کروں۔ بڑی محنت اور بچت کر کے یہ جوڑی تھیں کہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کروں مگر موقع نہ ملا۔
(خطبات محمود جلد 14 صفحہ 179)

س: حضرت مسیح موعود کی سیرت کے ایک پہلو صبر کی بابت حضرت مصلح موعود نے کیا بیان فرمایا؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ دشمنان احمدیت کے ایسے ایسے گندے خطوط میں نے حضرت مسیح موعود کے نام پڑھے ہیں کہ انہیں پڑھ کر جسم کا خون کھولنے لگتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود نے وہ خط رکھے ہوئے تھے اور صبر سے کام لیتے تھے۔ یہ خطوط ایسی کثرت سے آپ کو پہنچتے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اتنی کثرت سے میرے نام بھی نہیں آتے۔ میری طرف سال میں صرف چار پانچ خطوط ایسے آتے ہیں علاوہ ان کے جو بیرنگ آتے ہیں اور واپس کر دیئے جاتے ہیں مگر حضرت مسیح موعود کی طرف ہر ہفتے میں دو تین خط ایسے ضرور پہنچ جاتے تھے اور وہ اتنے گندے اور گالیوں سے پر ہوا کرتے تھے کہ انسان دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے۔
(الفضل 9 مارچ 1938ء صفحہ 7)

س: حضرت مسیح موعود نے دہلی میں کن اولیاء اللہ کے مزاروں پر دعا کی؟

ج: فرمایا! آپ مختلف اولیاء کی قبروں پر دعا کرنے کے لئے گئے۔ چنانچہ خواجہ باقی باللہ صاحب، حضرت قطب صاحب، خواجہ نظام الدین صاحب اولیاء، شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت خواجہ میر درد صاحب اور نصیر الدین صاحب چراغ کے مزارات پر بھی آپ نے دعا فرمائی۔

س: اس اعتراض کا کیا جواب ہے کہ قبر پر صرف مرنے والے کے لئے ہی دعا کرنی چاہیئے؟

ج: حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہم نے قبروں پر ان کے لئے بھی دعا کی اور اپنے لئے بھی دعا کی ہے اور بعض امور کے لئے بھی دعا کی ہے۔ اب دیکھو حضرت مسیح موعود نے خالی ان لوگوں کے لئے دعا نہیں کی جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قبر پر جا کر صرف مرنے والے کے لئے ہی دعا کرنا چاہیئے اس کا اس ڈائری سے رد ہوتا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ہم نے ان کے لئے بھی دعا کی اور اپنے لئے بھی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے اور اور کئی امور کے لئے بھی۔ یہ حضرت مسیح موعود کی ڈائری ہے جو بدر میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ (الفضل 14 مارچ 1944ء)

س: حضرت مسیح موعود کو دردِ گردہ کی بیماری سے کس طرح شفا ہوئی؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود تذکرۃ الشہادتین میں تحریر فرماتے ہیں کہ! میرا ارادہ تھا کہ گورداسپور ایک مقدمے پر جانے سے پیشتر اس کتاب کو مکمل کر لوں مگر مجھے شدید درد گردہ ہو گیا اور میں نے سمجھا کہ یہ کام نہیں ہو سکے گا۔ اس وقت میں نے اپنے گھر والوں سے یہ کہا کہ میں دعا کرتا ہوں آپ آمین کہتی جائیں چنانچہ اس وقت میں نے صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب شہید کی روح کو سامنے رکھ کر دعا کی کہ الٰہی اس شخص نے تیرے لئے قربانی کی ہے اور میں اس کی عزت کیلئے یہ کتاب لکھنا چاہتا ہوں تو اپنے فضل سے مجھے صحت عطا فرما چنانچہ آپ فرماتے ہیں قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابھی صبح کے چھ نہیں بجے تھے کہ میں بالکل تندرست ہو گیا اور اسی روز نصف کے قریب کتاب کو لکھ لیا۔

س: حضرت مسیح موعود کے مزار پر کس طرح اور کون سی دعا کرنی چاہیئے؟

ج: فرمایا! جب ہم حضرت مسیح موعود کے مزار پر دعا کے لئے جائیں تو ہم اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ الٰہی یہ وہ شخص ہے جس کے ساتھ تیرا یہ وعدہ تھا کہ میں اس کے ذریعہ (دین حق) کو زندہ کروں گا۔ تیرا وعدہ تھا کہ میں اس کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ پس اس کو تو پورا فرما۔
(الفضل 14 مارچ 1949ء)

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر کس درویش کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: مکرم مولوی محمد یوسف صاحب درویش قادیان مورخہ 22 جولائی 2015ء کو 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

☆☆☆☆☆

درخواست دعا

۞ مکرم عبدالسمیع صاحب کارکن دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد علی صاحب کارکن لوکل انجمن احمدیہ کے بازو کی ہڈی مورخہ 16/اگست 2015ء کو ڈیوٹی کے دوران گرنے سے فریکچر ہو گئی ہے۔ ان کی کامل اور جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ ازصفحہ: 1 مکرم اکرام اللہ صاحب کی قربانی

کوئی دشمنی نہیں تھی۔ قتل کا واقعہ مذہبی منافرت اور تعصب کا شاخسانہ ہے۔

آپ نے ایف اے تک ڈیرہ غازی خان میں تعلیم حاصل کی جبکہ بی اے کا امتحان کوئٹہ سے پاس کیا۔ آپ قائد مجلس رہے اور اب بطور سیکرٹری امور عامہ اور سیکرٹری دعوت الی اللہ خدمات بجا لا رہے تھے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دعوت الی اللہ کا شوق رکھتے تھے۔ نظام جماعت کی اطاعت اور خلیفہ وقت سے اخلاص و وفا آپ کا نمایاں وصف تھا۔ غریبوں کے ہمدرد، مستحقین، بیواؤں اور یتیموں کی خبرگیری کرتے، مالی قربانی میں پیش پیش رہتے۔ باقاعدگی سے الفضل کا مطالعہ کرتے۔ آپ پیشہ کے لحاظ سے سکول ٹیچر تھے اور ملازمت کے ساتھ ساتھ اپنا میڈیکل سٹور بھی چلا رہے تھے۔

ترجمان جماعت احمدیہ پاکستان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے اس افسوسناک واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک بھر میں احمدیوں کے خلاف بے بنیاد اور شر انگیز پراپیگنڈہ مسلسل جاری ہے۔ جو اس طرح کے افسوسناک واقعات کی ایک بنیادی وجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت اعلان کیا گیا تھا کہ نفرت پھیلانے والوں کے خلاف مؤثر کارروائی کی جائے گی۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت پھیلانے والے عناصر نہ صرف آزاد ہیں بلکہ مسلسل اپنا شر انگیز پراپیگنڈہ بلاخوف جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ترجمان نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ اکرام اللہ صاحب کے قاتلوں کو فوری گرفتار کر کے قانون کے مطابق سزا دی جائے۔

اللہ تعالیٰ راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے اس نوجوان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

کارڈ بورڈ سے بنا ریسٹورنٹ

تائیوان کے شہر تائی چنگ میں ایک ریسٹورنٹ ہے جو مکمل طور پر کارڈ بورڈ سے بنایا گیا ہے۔ ریسٹورنٹ کی عمارت، اس میں موجود کرسیاں، ٹیبلز اور صوفے وغیرہ بھی کارڈ بورڈ سے ہی بنائے گئے ہیں۔ یہ بات تو واضح ہے کہ کارڈ بورڈ لکڑی سے زیادہ مضبوط نہیں ہوتا لیکن اس سے بنی کرسی سو کلو گرام تک وزن برداشت کر سکتی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اگر اس عمارت کو گرانا مقصود ہو تو کسی قسم کا نقصان نہیں ہو گا بلکہ وہی کارڈ بورڈ کسی اور جگہ استعمال ہو سکیں گے۔

(روزنامہ دنیا 20 مئی 2015ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 22۔اگست

طلوع فجر	4:10
طلوع آفتاب	5:35
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	6:47

جی بھر کے کرلیں شاپنگ۔ شاپنگ کر کے کرلیں موجیں
سیل۔ سیل سیل
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: +92-476212310
www.sahibjee.com

سکول شوز میلہ
یکم اگست سے
کالج پمپس
بوائز شوز
Rs.350/-
رشید بوٹ ہاؤس
گولبازار ربوہ 047-6213835

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

اعلیٰ کوالٹی
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
مناسب دام
اعلیٰ کوالٹی کی دالیں، چاول، سرخ مرچ، بیسن اور مصالحہ جات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
خرم کریانہ اینڈ سپر سٹور
مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 03356749171,03356749172

فیوچر ریس سکول
فیوچر ریس سکول کو کوالیفائیڈ ٹیچرز۔ گیم ٹیچر ہیلپر اور آیا کی ضرورت ہے۔ جو سکول کی ڈسٹنگ اور صفائی بھی کر سکیں۔
برائے رابطہ: 0332-7057097 , 0476-213194

FR-10